روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 4 جولائی 2015ء 16 رمضان 1436 ہجری 4 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 154

ہزار راتوں سے بہتر

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے یہ فرمایا ہے فمن کان منکم......(البقرۃ:185) جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خداتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خداتعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خداتعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

اس پر حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ:

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خداتعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خداتعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خداتعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خداتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 320)

صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خداتعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ تیری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔

خداتعالیٰ نے دین (حق) میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، ...... دشمن کا ذبّ اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ (مومنوں) کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 322)

مہلک بیماریوں سے بچانے والی تعلیم

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔“

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 27)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق و معارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

☆............☆............☆

دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید

احباب جماعت کی خدمت میں بطور یاددہانی درخواست ہے کہ حسب روایت 27 رمضان المبارک تک چندہ تحریک جدید کی 100% ادائیگی کرنے والوں کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کی غرض سے روانہ کردیئے جائیں گے۔ احباب اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی جلد تکمیل فرمائیں، نیز اپنے گھروں میں خواتین اور بچوں کو بھی شامل ہونے کی تحریک کریں۔

علاوہ ازیں عہدیداران جماعت امراء / صدران جماعت، سیکرٹریان تحریک جدید سے گزارش ہے کہ 27 رمضان المبارک بمطابق 15 جولائی 2015ء بذریعہ فیکس کوریئر یا دستی جس طرح بھی ممکن ہو دعائیہ فہرستیں دفتر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ درخواست ہے کہ 27 رمضان المبارک تک فہرستیں ضرور بھجوا دیں تاخیر نہ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 5 جون 2015ء

س: حضورانور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: کالسروئے، فرینکفرٹ، جرمنی

س: جلسہ میں شمولیت کے لئے ملنے والی سہولتوں کے حوالہ سے حضورانور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک زمانہ تھا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ہندوستان کے رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی قادیان جلسے کے لئے آنا کرایوں وغیرہ کے اخراجات کی وجہ سے بہت مشکل تھا بلکہ بعض کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ سال بھر اس مقصد کے لئے کچھ نہ کچھ جوڑتے رہیں تا کہ جلسہ سالانہ کیلئے زادِراہ میسر آجائے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی یافتہ ممالک میں بلکہ بعض ایسے ممالک بھی جہاں جماعتیں بڑھی ہیں جو جلسے منعقد ہوتے ہیں ان میں شامل ہونے والوں کی اپنی سواریوں اور کاروں کی تعداد ہی اتنی ہوتی ہے کہ انتظامیہ کو کار پارکنگ کے لئے جو انتظام کرنا پڑتا ہے وہ بھی ایک محنت طلب کام ہے اور خاص طور پر کرنا پڑتا ہے۔ آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کے آباؤاجداد جلسے میں اپنے پر تنگی وارد کر کے اور تکلیف اٹھا کر جاتے ہوں گے۔ بعض حسرت اور خواہش رکھنے کے باوجود کہ ہر سال جلسے میں شامل ہوں لیکن ان کے لئے ممکن نہ ہوسکتا ہوگا لیکن کبھی آپ میں سے کسی نے یہ بھی سوچا ہے کہ اتنی آسانیاں میسر آنے کے بعد کشائش پیدا ہونے کے بعد جو آپ کو سفر کی سہولتیں اور توفیق ملتی ہے کیا یہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنانے اور ایمان میں بڑھانے کا باعث بنی ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جماعت میں شامل ہونے والے بزرگوں کی اولادوں کو حضورانور نے کس اہم بات کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ان بزرگوں کی اولادوں کے لئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم اپنے تعلق باللہ اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے کی پابندی کرنے کے لحاظ سے کس مقام تک پہنچے ہیں۔ اگر ہمارے خاندانوں میں ہمارے بزرگوں کے نیکی کے معیاروں کے مقابلے میں تیزی سے تنزل ہورہا ہے تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ ہماری کشائش اور ہماری کھل بے فائدہ ہے ہم دنیا تو کمارہے ہیں لیکن ہمارا دین کا خانہ خالی ہورہا ہے اور ایسے حالات میں پھر ایک وقت ایسا آتا ہے جب انسان دنیا کے دھندوں میں غرق ہوکر خداتعالیٰ سے بالکل ہی تعلق ختم کردیتا ہے اور یوں خداتعالیٰ کی نظر سے گر کر شیطان کی جھولی میں جا کرتا ہے۔ جلسہ پر آنا صرف ایک رسم بن جاتا ہے پھر ایسے لوگوں کا۔

س: جلسہ کے مقاصد کے ضمن میں حضورانور نے شاملین جلسہ کو کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! ہم میں سے ہرایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ ہمیں خداتعالیٰ کا شکرگزار بنانے والی ہو۔ ہماری کشائش ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہو۔ ہم ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرتے رہنے والے ہوں کہ ہم یا ہماری نسلیں کبھی خداتعالیٰ کے غضب کا مورد نہ بنیں۔ ہم اپنے بزرگوں کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے والے ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو جماعت کو وسعت مل رہی ہے جماعت دنیا کے کونے کونے میں پھیل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو لوگوں کے دلوں کو کھول کر حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کی شمال سے بھی جنوب سے بھی مشرق سے اور مغرب سے بھی لوگوں کو توفیق دے رہا ہے جو لوگ جماعت میں اپنے ایمانوں میں جلاء پیدا کرنے کے لئے شامل ہورہے ہیں اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں وہ اس جلسہ میں شامل ہونے کے مقصد کو پورا کرنے والے بھی بنیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے دل کھلیں مزید کھلتے چلے جائیں۔ اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے یعنی خداتعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش۔ یہ تمام باتیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے اور ایک قربانی کا مطالبہ کرتی ہیں۔ پس یہ جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلا ہے نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خداتعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ذکر الٰہی کے ضمن میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مجالس میں بیٹھنے والوں کا ذکر چاہے اپنے اپنے رنگ میں ہورہا ہو الگ الگ انفرادی طور پر ہرکوئی کررہا ہو جماعتی رنگ رکھتا ہے اور جہاں انسان کی ذات کو اس سے فائدہ ہورہا ہوتا ہے وہاں جماعتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

س: خداشناسی کی فکر رکھنے کے ضمن میں حضورانور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کررہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لئے خداشناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خداتعالیٰ کا مزہ اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خداتعالیٰ کی طرف ذراسی حرکت کروگے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت ہونا ضروری ہے'' پھر فرمایا ''بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں نمازیں پڑھیں روزے بھی رکھے صدقہ وخیرات بھی دیا مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہ ہوا۔ ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خداتعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خداتعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جائے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خداتعالیٰ اس کا اجر اس زندگی میں نہ دیوے''۔

س: نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر اظہار کس ذات میں نظر آتا ہے؟

ج: فرمایا: نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کا سب سے بڑھ کر اور کامل اور مکمل اظہار تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آتا ہے۔ آپ نے کس طرح نئی زمین اور نیا آسمان بنایا کہ توحید کے دشمنوں کو توحید پر قائم کردیا۔ وہی جو بتوں کو پوجنے والے تھے اور ایک خدا کے انکاری تھے وہ احد احد کہہ کر ہر طرح کے ظلم سہتے رہے جو توحید کے قیام کے لئے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے لیکن توحید سے انکار نہیں کیا۔ جن کو خداتعالیٰ کا تصور ہی نہیں تھا ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس طرح اترا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر الٰہی مادی کھانے سے زیادہ ان کی غذا بن گئی۔ انہوں نے دن کو روزوں اور راتوں کو نوافل میں گزارنا شروع کردیا۔ ان کی عورتوں نے بھی عبادت کے شوق اور خداتعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کے لئے رات کی اپنی نیندوں کو حرام کردیا اور عبادت کی خاطر اپنی نیندوں کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنے کی کوشش کی۔ ایک صحابیہ کے بارے میں آتا تھا کہ آپ نے ایک رسی چھت سے لٹکائی ہوئی تھی یا جس کو پکڑ لیتی تھیں یا جس کے جھٹکے سے آپ ہوشیار ہوجاتی تھیں۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا معیار یہ تھا کہ اپنی جائیدادیں تک اپنے بھائیوں کو دینے کے لئے تیار تھے بلکہ پیش کیں لیکن دوسری طرف جن کو پیش کی گئی تھیں ان میں بھی ایک انقلاب آچکا تھا۔ انہوں نے شکریہ کہہ کر یہ کہا کہ نہیں یہ تمہیں مبارک ہوں تمہاری چیزیں۔ ہمیں بازار کا رستہ بتا دو۔ کسی کے محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ خود کما کر کھاؤں۔ سچائی اور ایمانداری کے معیار یہ قائم ہوئے کہ ایک مسلمان سو دینار کا ایک گھوڑا دیہات سے خرید کر لایا جب وہ گھوڑا فروخت کے لئے بازار میں آیا تو دوسرے مسلمان نے کہا کہ یہ گھوڑا بہت اچھا ہے اس کی میرے نزدیک قیمت دوسو یا تین سو دینار ہے۔ مالک کہتا ہے کہ اس گھوڑے کی قیمت سو دینار ہے میں زیادہ رقم کس طرح لے سکتا ہوں۔ وہ لوگ جو مال سے محبت کرتے تھے اور زیادہ کمانے کے لئے دھوکے سے بھی مال وصول کرلیا کرتے تھے وہ لوگ سچائی کے اس معیار تک پہنچے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اتنے پیسے کس طرح لے سکتا ہوں۔ تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ایسے اعلیٰ معیار پیش کئے۔ یہ وہ تغیر اور تبدیلی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے نئی زمین اور نیا آسمان کیسے بنا؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک انقلاب پیدا ہوا نظر آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ جانوروں سے بدتر انسانوں کو انسان بنایا پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا پھر باخدا انسان بنایا تو یہ ایک عظیم معجزہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آیا۔ ان باخدا انسانوں نے ہرکام خداتعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنا شروع کردیا۔ پس یہی نئی زمینیں اور نیا آسمان تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے بنا۔

س: ایک ڈاکو نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کا کیا نشان بتایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کا آنا ضروری تھا تا کہ وہ ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنائیں اور آپ نے ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا بھی دیا۔ ایک مشہور ڈاکو تھا اور دوسرے چھوٹے ڈاکو اور چور وغیرہ اس کو بھتہ دیا کرتے تھے۔ ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ ان سے لوگ پوچھتے تھے کہ تم بتاؤ مرزا صاحب کی صداقت کا کوئی نشان تم نے دیکھا۔ تو انہوں نے کہا تم اور کیا نشان پوچھتے ہو میں خود حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہوں اور یہ ثبوت ہوں کہ میری کایا پلٹ کر رکھ دی ہے۔ چوروں سے تعلق کٹ گیا اور ڈاکے ختم ہوگئے اور عبادات میں مشغول ہوگیا۔

س: حضرت مسیح موعود کے کشف ''نئی زمین اور نیا آسمان'' میں جماعت کو کیا توجہ دلائی گئی؟

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

انیسویں صدی کے اختتام پر مذاہب عالم کی کانفرنسیں

اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تجاویز

﴿قسط دوم آخر﴾

جلسہ کا آخری روز

اگلے روز یعنی 29 دسمبر 1896ء کو جلسہ کا آخری اور اضافی دن تھا۔ اس روز منتظمین کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے بقیہ مضمون کے لئے اڑھائی گھنٹے اور باقی مقررین کے لئے ایک ایک گھنٹہ رکھا گیا تھا۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کے مضمون کا وقت رکھا گیا۔ یہ جلسہ کس ماحول شروع ہوا، اس کے بارے میں رپورٹ میں لکھا ہے۔

"آج ہمارا آخری اجلاس تھا۔ مختلف فرقوں کی طرف سے عام طور پر درخواست ہونے لگی کہ ان کے وکلاء کو تقریر کا موقع دیا جاوے لیکن موجودہ حالات کے ماتحت ان درخواستوں پر کاربند ہونا محالات سے تھا۔ تاہم جس قدر تقریریں ضروری تھیں ان کے لئے بھی روزمرہ کے اوقات پورے نہ تھے اس لئے مناسب یہی سمجھا گیا کہ کارروائی ساڑھے نو بجے صبح شروع ہو۔ لیکن دسمبر کے صبح ساڑھے نو بجے صبح کے وقت حاضرین کا جمع ہوجانا گو بہت دشوار تھا۔ لیکن مجبوراً ایسا کرنا پڑا اور پروگرام بھی اسی لئے اس طور بنایا گیا کہ یہ دشواری دور ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ابھی نو نہ بجنے پائے تھے کہ عام طور پر معمول رونق اور ہجوم شائقین کا شروع ہو گیا سوا نو بجے ایگزیکٹو کمیٹی نے اپنی معمولی کارروائی کرکے سردار جواہر سنگھ صاحب موڈریٹروں میں سے آج کے دن پریذیڈنٹ تجویز کئے گئے۔ سردار جواہر سنگھ صاحب نے نہایت ہی موزوں الفاظ میں حاضرین کو حضرت مرزا صاحب کے گزشتہ مضمون کی طرف توجہ دلا کر مولوی عبدالکریم صاحب کو انٹروڈیوس کیا۔ جو جناب مرزا صاحب کی طرف سے مضمون کے خطیب تھے۔ جنہوں نے نہایت طلاقت وفصاحت کے ساتھ مضمون پڑھا"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) مطبع صدیقی لاہور ص 171)

اس روز حضرت مسیح موعود کے مضمون کو اڑھائی گھنٹہ کا وقت دیا گیا تھا۔ جس کے بعد حضرت مسیح موعود کے مضمون کو دیا گیا کل وقت ساڑھے چھ گھنٹے سے زائد ہو چکا تھا لیکن جب یہ وقت ختم ہوا تو اب بھی مضمون ختم نہیں ہوا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ اس کے بارے میں رپورٹ میں لکھا ہے۔

"حضرت مرزا صاحب کی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی مقررہ وقت تقریر ختم ہو چکا تھا۔ لیکن اختتام وقت حضار جلسہ ایک طرف اور موڈریٹر صاحبان دوسری طرف اس بات پر زور دیتے تھے کہ تقریر کے ختم ہونے کے لئے وقت بڑھایا جاوے۔ جس پر پریذیڈنٹ ایگزیکٹو کمیٹی نے ایزادی وقت کی اجازت دے کر ہزار ہا دلوں کو خوش کیا......"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) مطبع صدیقی لاہور ص 211)

نئے پروگرام کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود کے مضمون کے بعد عیسائیت کے دوسرے وکیل مسٹر روصاحب کے لیکچر کے لئے ایک گھنٹہ رکھا گیا تھا لیکن خدا جانے انہیں کیا ہوا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ انہیں اردو زبان پر عبور نہیں اور انگریزی میں وہ اظہار خیال پسند نہیں کرتے، اور دوسری طرف مسٹر مارلیس کی تقریر کسی قدر تکمیل چاہتی ہے، اس لئے ان کا وقت مسٹر مارلیس کو دے دیا جائے۔ کارروائی پڑھتے ہوئے یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کیا انہیں عین اسی وقت حضرت مسیح موعود کا مضمون سنتے ہوئے ہی علم ہوا تھا کہ انہیں اردو نہیں آتی یا وہ یہ پسند نہیں کرتے یا یہ کہ وہ انگریزی میں اظہار خیال کریں کہ اچانک انہوں نے تقریر کرنے سے انکار کر دیا۔ خیر مسٹر مارلیس دوبارہ سٹیج پر آئے اور پہلی کی طرح ہی تقریر کی۔ ایک بار پھر وہ انجیل یا پرانے عہدنامے سے ایک بھی فقرہ پیش نہیں کر سکے۔

تیسرے سوال کے جواب کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ وہ پہلے سوال میں آ گئے گا اور دوسرے سوال کے متعلق بمشکل یہی فرما سکے کہ خدا کا جلال ہم آخری دنیا میں ظاہر کریں گے اور اس سے زیادہ کوئی خیال نہیں کر سکتا کہ کیا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود نے پہلے ہی اشتہار دے دیا کہ دوسری قومیں ہرگز اس بات پر قادر نہیں ہوں گی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمالات دکھا سکیں۔ جہاں تک عیسائی وکیل کی تقریر کا تعلق ہے تو اپنی کتاب کا کوئی کمال دکھانا تو ایک طرف رہا وہ اپنی مقدس کتاب سے ایک فقرہ بھی نہ پیش کر سکے اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

اس جلسہ کے بعد حضرت مسیح موعود کے مضمون کی گونج تمام ہندوستان میں سنائی دی۔ ملکی اخبارات نے اس مضمون کی تعریف میں بہت کچھ لکھا۔ جب منتظمین جلسہ کی طرف سے کارروائی شائع ہوئی اور اس میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی تقریر بھی شائع ہوئی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کو اخبار چودھویں صدی میں یہ اعلان شائع کرنا پڑا کہ یہ تقریر ان کی تقریر نہیں ہے۔ اخبار الحکم ان دنوں شروع ہی ہوا تھا۔ چنانچہ اس کے دوسرے شمارے میں ہی حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب نے مولوی صاحب کے اس دعوے کو چیلنج کیا اور لکھا کہ مولوی صاحب کی تقریر ہم نے بھی قلمبند کی تھی۔

(الحکم 28 اکتوبر 1897ء ص 2)

ملکہ وکٹوریہ کو تجویز

اب تک یہ صورتحال واضح ہو چکی تھی کہ دنیا بھر کے مختلف چرچ اور عیسائی تنظیمیں اس قسم کی بین المذاہب کانفرنسوں اور جلسوں سے گریزاں تھیں۔ حالانکہ اس وقت پوری دنیا میں عیسائی مشنری سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ اگر برطانیہ کے حوالے سے دیکھا جائے تو سب سے زیادہ معنی خیز آرچ بشپ آف کینٹربری کا انکار تھا کیونکہ وہ چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ تھے اور اس وقت آدھی دنیا پر برطانیہ کی حکمرانی تھی۔ جب آرچ بشپ آف کینٹربری نے شکاگو کی پارلیمنٹ آف ریلیجنز میں شرکت کی مخالفت کی تو اس وقت Edward Bensen آرچ بشپ آف کینٹربری تھے۔ ملکہ چرچ آف انگلینڈ کی سپریم گورنر کی حیثیت رکھتی تھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر جب ملکہ کو تحفہ قیصریہ بھجوائی گئی تو اس میں ایک ایسے جلسہ کی تجویز بھی بھجوائی گئی تھی۔ یہ تجویز حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ میں درج کی جاتی ہے۔

پہلے حضرت مسیح موعود نے یہ تحریر فرمایا کہ قیصر روم کے سامنے ایک بحث کرائی گئی تھی۔ جس میں ایک فریق موحد عیسائی تھے اور دوسرا فریق تثلیث پرست عیسائی تھے۔ اس بحث میں موحد عیسائیوں کو فتح حاصل ہوئی تھی اور خود قیصر بھی موحد عیسائیوں میں شامل ہو گیا تھا۔ پھر آپ تحریر فرماتے ہیں:

"اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں۔ ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایہ تخت میں انعقاد فرماویں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہوگی۔ مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہماری ملکہ معظمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں اور اس التماس کا ایک یہ بھی سبب ہے کہ جب سے کہ اس ملک کے لوگوں نے امریکہ کے جلسہ مذاہب سے اطلاع پائی ہے۔ طبعاً دلوں میں یہ جوش پیدا ہو گیا ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ بھی خاص لندن میں ایسا جلسہ منعقد فرمائیں"۔

(تحفہ قیصریہ۔ دینی خزائن جلد 12 ص 279)

اس پس منظر میں ملکہ وکٹوریہ کو یہ تجویز بھجوانا اور ساتھ یہ لکھ دینا کہ جب قیصر روم کے سامنے اس قسم کا جلسہ ہوا تھا تو یہ بادشاہ تثلیث کو چھوڑ کر موحد ہو گیا تھا، یہ تجویز ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔

بین المذاہب جلسہ کی دوسری تجویز

اس کے دو سال کے بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی تصنیف "تریاق القلوب" میں حکومت کو ان الفاظ میں ایک مذہبی جلسہ کی تجویز پیش فرمائی۔

"چونکہ آجکل یورپ کی بعض گورنمنٹیں اس بات کی طرف بھی مائل ہیں کہ مختلف مذاہب کی خوبیاں معلوم کی جائیں کہ ان سب میں سے خوبیوں میں بڑھا ہوا کون سا مذہب ہے اور اس غرض سے یورپ کے بعض ملکوں میں جلسے کئے جاتے ہیں جیسا کہ ان دنوں میں اٹلی میں ایسا ہی جلسہ درپیش ہے اور پھر پیرس میں بھی ہوگا۔ سو جبکہ یورپ کے سلاطین کا میلان طبعاً اس طرف ہو گیا ہے اور سلاطین کی اس قسم کی تفتیش بھی لوازم سلطنت میں شمار کی گئی ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ ہماری یہ اعلیٰ درجہ کی گورنمنٹ دوسروں سے پیچھے رہے اور تمہیداً اس کارروائی کی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہماری عالی ہمت گورنمنٹ ایک مذہبی جلسہ کا اعلان کرکے اس زیر تجویز جلسہ کی ایسی تاریخ مقرر کرے جو دو سال سے زیادہ نہ ہو اور تمام قوموں کے سرگروہ علماء اور فقراء اور ملہموں کو اس غرض سے بلایا جائے کہ وہ جلسہ کی تاریخ پر حاضر ہو کر اپنے مذہب کی سچائی کے دو ثبوت دیں۔ (1) اول ایسی تعلیم پیش کریں جو دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہو جو انسانی درخت کی تمام شاخوں کی آبپاشی کر سکتی ہو۔ (2) دوسرے یہ ثبوت دیں کہ ان کے مذہب میں روحانیت اور طاقت بالا ویسی ہی موجود ہے جیسا کہ ابتداء میں دعویٰ کیا گیا تھا اور وہ اعلان جو جلسہ سے پہلے شائع کیا جائے اس میں بتصریح یہ ہدایت ہو کہ قوموں کے سرگروہ ان دو ثبوتوں کے لئے تیار ہو کر جلسہ کے میدان میں قدم رکھیں اور تعلیم کی خوبیاں بیان کرنے کے بعد ایسی اعلیٰ پیشگوئیاں پیش کریں جو محض خدا کے علم سے مخصوص ہوں اور نیز ایک سال کے اندر پوری بھی ہو جائیں۔ غرض ایسے نشان ہوں جن سے مذہب کی روحانیت ثابت ہو اور پھر ایک سال تک انتظار کرکے غالب مغلوب کے حالات شائع کر دیئے جائیں"۔

(تریاق القلوب۔ دینی خزائن جلد 15 ص 496,495)

اٹلی اور پیرس کی کانفرنسیں

پہلے یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اٹلی اور پیرس میں ہونے والے جن جلسوں کا ذکر فرمایا ہے وہ کیا تھے؟ تریاق القلوب کے جس ضمیمہ میں یہ تجویز درج کی گئی تھی، وہ ستمبر 1899ء میں لکھا گیا تھا۔ اکتوبر 1899ء میں روم میں 12th International Congress of Orientalists بڑے پیمانے پر منعقد کی جارہی تھی اور 28 ممالک کی نمائندے اس میں شریک ہو رہے تھے۔ اس کانفرنس کے سرپرست اٹلی کے بادشاہ King Umberto I تھے۔ لیکن یہ کانفرنس مشرقی علوم کے ماہرین کی تھی اس میں مذہبی موضوعات پر مقالے کم تھے اور اس نوعیت کے نہیں تھے کہ ہر مذہب سے وابستہ اپنے مذہب یا

مذہبی کتب کی خوبیاں بیان کریں۔ یا مختلف مذاہب کی خوبیوں کا موازنہ ہو سکے۔ آرکیالوجی اور لسانیات کے موضوع پر زیادہ تر لیکچر رکھے گئے تھے اور اگلے سال پیرس میں ہونے والا جلسہ جس کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا تھا وہ The International Congress of the History of religions تھی۔ یہ کانفرنس ستمبر 1900ء میں پیرس میں ہونے والے Universal Exposition کے موقع پر منعقد کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی تھی۔ لیکن باوجود اس کے کہ فرانس کی اکثریت رومن کیتھولک ہے، رومن کیتھولک چرچ نے اس میں بھی شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود جس بین المذاہب جلسہ کی تجویز پیش فرما رہے تھے، وہ مقاصد کے لحاظ سے ان دونوں اجتماعات سے یکسر مختلف تھا۔ آپ نے اس کے مقاصد یہ بیان فرمائے تھے کہ ہر مذہب کا نمائندہ اس بات کا ثبوت پیش کرے کہ اس کا مذہب ایسی تعلیم پیش کرتا ہے جو کہ دوسری تعلیموں سے اعلیٰ ہے اور انسانی درخت کی تمام شاخوں کی آبیاری کر سکتی ہے اور یہ مذاہب اپنی روحانیت کا ثبوت پیش کریں اور آسمانی نشان کا ثبوت پیش کریں۔ ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو کہ ایک سال تک پوری ہو جائیں۔ آپ کا یہ چیلنج دنیا بھر میں حیرت سے سنا گیا۔ مامور من اللہ کی موجودگی میں اس کے علاوہ اس تحدی سے اور کوئی چیلنج نہیں دے سکتا۔

امریکہ کے اخبار میں اس تجویز کا ذکر

مضمون کے آخر میں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ باوجود اس کے کہ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے تو اس وقت آپ کے پیروکاروں کی تعداد بہت کم تھی، اس چیلنج کی بازگشت دنیا بھر میں سنائی دی۔ چنانچہ اس وقت امریکہ کے اخبار The Arizona Republican نے اپنی 26 دسمبر 1899ء کی اشاعت میں انگلستان کے جریدے London Saturday Review کا حوالہ دے کر لکھا۔

According to the London Saturday Review, no more startling proposal has ever been made than that gravely preferred to the Indian Government by Mirza Ghulam Ahmad of Kadian. A well known ..reformer. He proposes to submit the truth of all rival religions to the competitive examination under official control. Government is to call a public conference at which representative of all religions are to give proof, each of his own creed, in two forms (1) a demonstration of the sublimity of its moral teachings, (2) an outward and visible sign of its divine support by the performance within one year of some miracle transcending all human limits. Precautions are to be taken to prevent imposture and the British Government is to pronounce the award. The Mirza who claims divine inspirations, makes this challenge in complete sincerity and with such confidence in his cause that he offers to submit to crucifixion if he fails.

ترجمہ: ''لنڈن سیٹرڈے ریویو کے مطابق قادیان کے مرزا اغلام احمد نے جو تجویز ہندوستان کی حکومت کو پیش کی ہے اس سے زیادہ چونکا دینے والی تجویز آج تک پیش نہیں کی گئی۔ وہ...... (دین حق) کے نامور ریفارمر ہیں۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سرکاری نگرانی میں تمام مدمقابل ادیان باہمی تجزیہ کے لئے اپنی صداقت کے ثبوت پیش کریں۔ گورنمنٹ ایک کانفرنس بلائے جس میں تمام ادیان کے نمائندے اپنے مذہب کی تائید میں دو قسم کے ثبوت پیش کریں۔ (1) اپنی اخلاقی تعلیم کی برتری کو ثابت کریں (2) الٰہی تائید کا ایک ظاہری اور واضح نشان پیش کریں۔ یہ نشان ایک سال کے اندر ظاہر ہو اور تمام انسانی طاقتوں سے بالا ہو۔ یہ احتیاط کی جائے کہ کوئی جعلسازی نہ کرے اور برٹش گورنمنٹ اس کے نتیجہ کا اعلان کرے۔ مرزا صاحب کو الہام کا دعویٰ ہے اور وہ مکمل خلوص سے یہ چیلنج پیش کر رہے ہیں اور وہ اپنے دعاوی کے معاملہ میں اس قدر پُراعتماد ہیں کہ انہوں نے پیشکش کی ہے اگر وہ ناکام ہوں تو انہیں پھانسی دے دی جائے''۔

(یہ شمارہ لائبریری آف کانگرس کے Internet Archives پر موجود ہے)

یہ اس وقت کی خبر ہے جب کہ ابھی امریکہ میں کسی احمدیہ جماعت کا کوئی وجود نہیں تھا اور ابھی ڈوئی سے مباہلہ بھی نہیں ہوا تھا جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی شہرت امریکہ تک بھی پہنچ گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود انگلستان اور امریکہ کے اخبارات میں جس حیرت سے اس چیلنج کا ذکر ہو رہا تھا، وہ اس خبر کے متن سے ظاہر ہے۔ اخبار نے یہاں تک لکھا کہ یہ سب سے زیادہ چونکا دینے والی تجویز ہے۔

(اس مضمون کی تیاری میں مظفر احمد چوہدری صاحب نے گرانقدر مدد فراہم کی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے)۔

☆.........☆.........☆

مکرم پرویز پروازی صاحب

قادیان میں بزرگوں اور رفقاء مسیح موعود کی کہکشاں

ابھی پچھلے دنوں ہمارے قادیان کے محلّہ دار اور دوست مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ پاکستان سے یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان سے ملاقات کا شرف ملا۔ دوبار آپ نے میرے غریب خانہ پر تشریف لاکر بھی میری عزت افزائی فرمائی۔ باتوں باتوں میں فرمانے لگے ہم قادیان کے محلّہ دار ہیں اور عمروں میں بھی ایک دو برس کا تفاوت ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ تمہیں قادیان کے جن بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے اور متمتع ہونے کا موقع ملا مجھے وہ نصیب نہیں ہوا۔ حالانکہ میں نے بھی ان بزرگوں کو قادیان میں چلتے پھرتے دیکھا ہے اور ان کے نام سنے ہیں۔ اس کی توجیہہ بھی مجیب الرحمٰن نے خود ہی کی کہ ہم لوگوں کا بچپن تو قادیان میں گزرا مگر ہمارے والد بسلسلہ ملازمت قادیان سے باہر رہے اس لئے ہمیں کوئی ان بزرگوں کی صحبت میں لے جانے والا میسر نہ آیا۔ یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہے ہمیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے گھر میں دو رفقاء مسیح موعود کی سرپرستی میسر تھی ہمارے دادا بابا فضل خان چنگوی مدفون بہشتی مقبرہ قادیان اور ہمارے پھوپھا حضرت مولوی غلام نبی مصری شاگرد خاص حضرت حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاول استاد جامعہ احمدیہ قادیان مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ ہمارے ابا قبلہ مولوی احمد خاں نسیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے واقف زندگی خادم تھے ہم سے بڑے پھوپھی زاد بھائی مولوی محمد احمد نعیم مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر نئے نئے میدان عمل میں آئے تھے وہ بھی واقف زندگی تھے اس لئے ہمارے گھر کا ماحول فعال دینی اور تربیتی ماحول تھا۔ ہماری پھوپھی بیگم جی قادیان کے بچوں کی قرآن کی استاد تھیں اور دور دور سے بچے بچیاں ان سے پڑھنے آتے تھے۔ اڑوس پڑوس میں بھی بزرگوں کا قیام تھا۔ بابا جی فضل محمد خاں ہرسیاں والے (رفیق حضرت اقدس) ان کی اولاد مولوی عبدالغفور صاحب چچا عبدالرحیم چچا عبداللہ، ساتھ کے دائیں طرف کے مکان میں ملک صلاح الدین صاحب مؤلف رفقائے احمد بائیں جانب چچا علی گوہر اور حضرت حکیم رحیم بخش (رفیق مسیح موعود) کی اولاد میں سے چچا عبداللہ اور عبدالرحمٰن (رفقاء مسیح موعود) عبدالرحیم عبدالقدیر اور عبدالقدوس۔ پھر ذرا ہٹ کر دائیں جانب حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی (رفیق مسیح موعود) ادھر قبلہ اباجی کے رفقاء اور افسروں میں حضرت چوہدری فتح محمد سیال اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ بھی رفقاء بانی سلسلہ میں تھے۔ گویا ہم لوگ رفقاء بانی سلسلہ کی کہکشاں کے درمیان زندگی کرتے تھے۔ محلّہ میں بیوت الذکر میں شہر کے گلی کوچوں میں ہر طرف بزرگ نظر آتے تھے اور ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان بزرگوں کو دیکھا اور سنا اور ان سے تمتع کیا ہے۔ اب مجیب الرحمٰن نے یاد دلا دیا ہے تو ان بزرگوں کو مکرر یاد کرنے بیٹھے ہیں۔

ہمارے گھر کا محل وقوع ایسا تھا کہ گھر سے باہر قدم رکھیں تو سامنے سکول کا بورڈنگ ہاؤس تھا۔ دائیں جانب نظر اٹھائیں تو کالج کی عظیم الشان عمارت آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی تھی بائیں دیکھیں تو سکول تھا بورڈنگ ہاؤس کے ساتھ بیت النور تھی۔ وہ تاریخی بیت جس میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا تھا۔ گھر سے نکل کر دائیں جانب چلیں تو حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی تھی۔ جو ہمارے لئے اس لئے جانی پہچانی تھی کہ ہمارے دادا بابا فضل خاں چنگوی نے عمر بھر ان کی دربانی کی تھی۔ کالج سے آگے گزر جائیں تو کوٹھی دارالسلام تھی حضرت نواب محمد علی خاں اور نواب مبارکہ بیگم کی کوٹھی۔ اسی کوٹھی میں نواب زادہ عبداللہ خان اور نواب امۃ الحفیظ بیگم بھی رہتی تھیں۔ اس کے دروازے بھی ہم پر کھلے تھے کہ ہمارے تایا محمد خاں ان کے دربان تھے اور تاحیات ان سے پنشن پاتے رہے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی سے ذرا ادھر ڈاکٹر محمد طفیل صاحب رہتے تھے جو بیت النور کے امام الصلوٰۃ تھے۔ ہمارا گھر تو دارالفضل میں تھا مگر بیت النور کے قرب کی وجہ سے ہمارے محلے بلکہ گلی کے اکثر لوگ بیت النور میں نماز پڑھتے تھے۔ پھر گھر کے بائیں جانب نگاہ اٹھائیں تو حضرت میر قاسم علی صاحب تھے سکول سے آگے نکلیں تو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا دولت کدہ تھا۔ ریتی چھلہ سے ذرا ادھر حضرت مولوی شیر علی صاحب کا گھر تھا۔ غرض جدھر نظر اٹھتی تھی بزرگ ہی بزرگ نظر آتے تھے۔ پھر یہ تو گھر کے بزرگوں کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز بیت المبارک میں جا کر حضرت صاحب کے پیچھے پڑھتے تھے اور بچوں کو ساتھ لے جاتے تھے۔ محلّہ دارالفضل بھی بزرگوں سے بھرا ہوا تھا۔ گھر کے پچھواڑے مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری کا گھر تھا۔ سفید پوش کی حویلی تھی۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی تھے۔ ماسٹر نذیر احمد رحمانی تھے۔ یہ سب رفقاء حضرت اقدس تھے۔ حضرت سید سرور شاہ صاحب اکثر اپنے جبہ اور دستار میں ملبوس نظر آ جاتے تھے اگرچہ ہمیں معلوم نہیں ان کی رہائش کہاں تھی۔ پھر وہ تو حضرت صاحب کی عدم موجودگی میں امام الصلوٰۃ بھی ہوتے تھے۔ جو چیز زیادہ مزا دیتی تھی وہ یہ تھی کہ کسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحب کو سلام میں پہل نہ کرنے دی جائے، مگر ہر بار ہماری ساری چالاکیاں دھری رہ جاتیں اور حضرت مولوی صاحب سلام

میں پہل کر جاتے۔ حضرت سید سرور شاہ صاحب کی لمبی نمازوں کا شکوہ تو بزرگ بھی کرتے تھے۔ کسی بزرگ نے حضرت صاحب سے شکایت کی کہ شاہ صاحب قبلہ بڑی لمبی نماز پڑھاتے ہیں بیماروں معذوروں کا تو خیال رکھا کریں۔ حضرت صاحب نے شاہ صاحب سے از رہ تعظیم صرف اتنا کہا شاہ صاحب آپ سجدے میں صرف تین بار تسبیح پڑھا کریں تاکہ سجدہ لمبا نہ ہو۔ شاہ صاحب قبلہ نے عاجزی سے فرمایا حضور صرف تین بار ہی تو پڑھتا ہوں پانچ بار نہیں پڑھتا کہ بیماروں معذوروں کو کوئی دقت نہ ہو۔ حضرت قبلہ سید سرور شاہ صاحب کے بارے میں ایک بات ابھی کچھ دن پہلے سیدنا حضرت اماں جان کی حیات طیبہ مرتبہ سیدہ نسیم سعید میں نے دیکھی ہے کہ ایک بار حضرت صاحب کے قافلے کی وہ موٹر جس میں شاہ صاحب سفر کر رہے تھے قافلہ سے پیچھے رہ گئی باقی قافلہ قادیان پہنچ گیا وہ موٹر نہ پہنچی حضرت اماں جان اتنی بے قرار اور بیتاب ہوئیں کہ بار بار پوچھتی تھیں ہائے شاہ صاحب والی موٹر کیوں نہیں پہنچی؟ ہائے شاہ صاحب والی موٹر کو کیا ہو گیا؟ جب تک وہ موٹر بخیریت قادیان نہ پہنچ گئی حضرت اماں جان بیقرار رہیں۔ کسی نے عرض کیا موٹر ہے کہیں خراب ہو گئی ہوگی آ ہی جائے گی آتی ہی ہوگی۔ فرمایا شاہ صاحب کا ہمارا چالیس برس کا ساتھ ہے بیتابی نہ ہو تو کیوں نہ ہو؟ جب تک موٹر بخیریت قادیان نہ آ گئی حضرت اماں جان کو چین نہ آیا۔ کیسے خوش قسمت رفقاء مسیح موعود تھے۔

بات گھر کے بزرگوں سے شروع کروں۔ ہمارے پھوپھا حضرت مولوی غلام نبی مصری مدرسہ احمدیہ قادیان کے پروفیسر رہے سلسلہ کے اکثر جید علماء ان کے شاگرد تھے۔ مصری اس لئے کہلاتے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین کے شاگرد خاص تھے ان کے ساتھ بھوپال میں بھی رہے۔ دینی علوم کا درس لیتے تھے ساتھ میں طب سیکھتے تھے حضرت مولوی نورالدین صاحب کتابوں کے عاشق تھے کسی کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کتاب صرف مصر کے کسی کتب خانہ میں موجود ہے دنیا میں کہیں اور کسی جگہ دستیاب نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا اے کاش یہ کتاب ہمیں دستیاب ہو جائے تو کتنی اچھی بات ہو۔ شاگرد نے استاد کی بات سنی سفر کی اجازت چاہی اور مصر روانہ ہو گئے۔ شاگرد آخر کس کے تھے نہ زاد راہ پاس موجود نہ زاد راہ کی فکر کی توکل کا دامن پکڑا اور چل پڑے۔ راہ میں کسی مریض کا علاج کرنے کا موقعہ میسر آیا اللہ تعالیٰ نے اس کو شفایاب کیا تو اس کے والی وارثوں نے ایک قیمتی کمبل ان کی نذر کیا۔ بمبئی پہنچے تو ایک جہاز عدن جا رہا تھا۔ کمبل بیچا تو کرایہ کی رقم میسر آ گئی۔ عدن پہنچ گئے وہاں سے قافلے حجاز و مصر کی جانب سے چلتے تھے ایک قافلہ کے ساتھ چل پڑے۔ پا پیادہ چلے جاتے تھے ایک مسافر کا سامان اٹھانے اونٹوں پر اتارنے لادنے کا کام کرتے تھے آذوقہ میسر آ جاتا کبھی کبھار وہ انہیں اونٹ پر سوار ہو جانے کی اجازت بھی دے دیتا کہتا ''ارکب یاہندی'' کہ اے ہند کے رہنے والے سوار ہو جا تو ان کے عیش آ جاتے۔ چلتے چلتے افتاں و خیزاں مصر جا پہنچے۔ کھجوروں کی گٹھلیاں چنتے بیچتے تو دو وقت کا کھانا میسر آ جاتا۔ کتب خانہ میں کتاب موجود تھی مگر اس کو قلم سے نقل کرنے کی اجازت نہ تھی پنسل سے نقل تیار کرتے گھر پہنچ کر سیاہی سے اسے روشن کرتے اور اپنے مرشد حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں بھیج دیتے۔ کئی سالوں میں کام مکمل ہوا۔ درمیاں میں یہ آزمائش بھی آئی کہ کتب خانہ والوں نے کتاب کو پنسل سے نقل کرنے کی اجازت منسوخ کر دی مولوی صاحب کہاں رکتے کتاب حفظ کرنا شروع کر دی۔ جتنا حصہ حفظ کرتے گھر پہنچ کر لکھ لیتے غرض اس خدا کے بندے نے کئی برسوں میں یہ کام مکمل کیا۔ مرشد کا حکم ہوا مصر کے علمائے دین سے استفادہ کرو چنانچہ مصری علما سے زبان و بیان کا درس لیتے رہے۔ واپسی کا حکم ہوا تو اسی طریق سے واپس آ گئے۔ اس زمانہ تک حضرت مولوی نورالدین قادیان حاضر ہو چکے تھے۔ حضرت مولوی صاحب بھی قادیان میں ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے۔ مدرسہ احمدیہ میں عربی زبان اور حدیث پڑھانے کی خدمت سپرد ہوئی جس کی توفیق عمر بھی انہیں ملی۔ الحمدللہ

ان کی طبیعت میں تواضع اور انکسار کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ نظریں نیچی رکھتے اور گفتگو بھی مختصر کرتے۔ ہر وقت سبحان اللہ و بحمدہ وسبحان اللہ العظیم کا ورد کرتے رہتے۔ ہم نے بچپن سے لے کر ان کی وفات تک انہیں دیکھا ہے سوائے ذکر الٰہی کے انہیں کسی چیز سے شغف نہیں تھا۔ مدرسہ احمدیہ سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد ان کے سپرد براہین احمدیہ کا عربی ترجمہ کیا گیا۔ ہر وقت اس میں مصروف رہتے۔ کتاب کے صفحات علیحدہ کر لئے تھے ہر ایک کے ساتھ ایک سفید کاغذ لگا لیتے اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے بیت میں جاتے وقت جو بھی وقت میسر آتا پنسل سے لکھتے رہتے۔ سارا وقت اسی کام میں صرف کرتے رہے یہاں تک کہ ترجمہ مکمل کر لیا ادھر ترجمہ مکمل ہوا اور ادھر انہیں اپنے رب کے حضور سے بلاوا آ گیا۔

قادیان کے زمانہ تک تو یہ عالم تھا کہ ہر طرف ان کے شاگرد بکھرے پڑے تھے۔ علماء سلسلہ ان سے استمداد کیلئے آتے رہتے۔ ربوہ میں حدیث پڑھنے والوں کا تانتا لگا رہتا۔ ملک عمر علی صاحب تو ان کے شاگرد خاص تھے ہمارے گھر آتے تو کھری چارپائی پر بیٹھ کر درس لیتے پھوپھا جی کو اپنے ساتھ ملتان لے جاتے تو حد درجہ احترام اور محبت کا سلوک روا رکھتے انہیں حدیث سے شغف تھا اپنے خسر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے تتبع میں اس راہ پر چل رہے تھے خوب علمی ذوق کے آدمی تھے۔

بہت بعد کو چوہدری ظفر اللہ خاں کی تحدیث نعمت میں پھوپھا جی کا ذکر پڑھا'' مولوی غلام نبی صاحب مصری جو آپ کے ایک ممتاز شاگرد تھے دالان کے پائیں میں صحن کی جانب سے داخل ہوئے اور السلام علیکم کہہ کر سامنے کی دیوار میں جو الماری تھی اس کی طرف بڑھے۔ الماری سے کوئی کتاب لے کر جس دروازے سے داخل ہوئے تھے اس کی طرف لوٹے۔ وہ دروازے کے قریب پہنچے تو حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو دیکھ کر فرمایا ''مولوی صاحب السلام علیکم''، مولوی صاحب نے حضور وعلیکم السلام کہہ کر کمال انکسار کے لہجے میں عرض کی۔ ''خاکسار نے السلام علیکم کہا تھا لیکن حضور تک پہنچا نہ سکا۔'' برسوں بعد مولانا روم کا یہ شعر نظر سے گزرا۔

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

(تحدیث نعمت صفحہ 18)

ہمارے دادا فضل محمد خاں صاحب چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان کے رہنے والے تھے زمیندارہ کرتے تھے اور اپنے حال میں مست تھے۔ اپنے خالہ زاد بھائی مولوی محمد فضل خاں کی دعوت سے ہدایت پائی قادیان جا کر بیعت کی اور واپس اپنے گاؤں میں آ گئے۔ 1908ء میں ہمارے ابا پیدا ہوئے تو دادا جان نے حضور کی خدمت میں اطلاع دی اور بچے کا نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور کے دست مبارک کا لکھا ہوا خط چنگا بنگیال پہنچا کہ بچے کا نام احمد خاں رکھیں اللہ تعالیٰ خادم دین بنائے۔ یہ خط ہمارے خاندان میں 1947ء تک محفوظ تھا اور میں نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا ہے مگر 1947ء کی افراتفری میں کہیں ضائع ہو گیا۔ جس روز حضور کا خط پہنچا اسی روز حضور کے وصال کی خبر پہنچی۔ دادا جان کو یہ بات کھا گئی کہ مسیح موعود کو مانا بھی مگر ان کی صحبت سے فیضیاب ہونا نصیب نہ ہوا۔ اس دن سے ہی قادیان جانے کی لو لگ گئی۔ زمین بٹائی پر دے دی جوان جہان اولاد کو ساتھ لیا اور قادیان میں ڈیرہ لگایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد پر بڑی بیٹی کا نکاح حضرت مولوی غلام نبی مصری سے کر دیا۔ بڑے تایا محمد خاں حضرت نواب محمد علی خاں اور نواب مبارکہ بیگم کے خدام میں شامل ہو گئے۔ مالیر کوٹلہ اور قادیان میں ساری عمران کی خدمت میں بسر کر دی۔ دادا جان خود خاندان حضرت مسیح موعود کے خدام میں شامل ہوئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے فروٹ فارم کی نگرانی کرتے رہے پھر حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور بو زینب کے خدام میں شامل ہو گئے وہیں سے وظیفہ یاب ہوئے۔ دادا جان قادیان گئے تھے تو خاصی پکی عمر کے تھے سوائے ہمارے ابا کے اور ایک پھوپھی کے باقی اولاد بڑی تھی اس لئے قادیان میں بابا فضل خاں کے نام سے جانے اور پہچانے گئے۔ 1944ء میں 120 برس کی عمر میں وفات ہوئی قادیان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔ قادیان میں ہجرت کر کے آ گئے تو اپنے وطن کا خیال تک ترک کر دیا۔ دادا جان اور دادی جان 1908ء میں ہجرت کے بعد ایک بار بھی واپس اپنے وطن مالوف نہیں گئے۔ 1947ء میں ملک کی تقسیم ہوئی تو دادی جان مجبوراً گئیں اور ایک ڈیڑھ برس کے بعد جب ہمارے ابا ہندوستان کی سیاسی قید سے رہا ہو کر واپس آئے تو ربوہ آ گئیں اور ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں سو رہی ہیں۔ دادا جان کے بارے میں یہ بات میں نے خود حضرت بو زینب کی زبان مبارک سے سنی کہ ان کے نئے گھر کی دیوار کی سیمنٹ سے چنائی ہوئی۔ بو زینب نے فرمایا تمہارے دادا جان بابا فضل خاں کہنے لگے دیوار میں سیمنٹ کا تناسب ٹھیک نہیں اس لئے تیز آندھی سے دیوار کے گر جانے کا اندیشہ ہے۔ میں نے یونہی آزمانے کو کہہ دیا بابا فضل خاں دیوار میں سیمنٹ استعمال ہوا ہے اگر آپ کے نزدیک دیوار اتنی ہی کمزور ہے تو بھلا ایک دھکے میں گرا دو۔ بابا فضل خاں نے سرسری انداز میں دیوار کو دھکا دیا تو سیمنٹ چنی ہوئی دیوار وہ جا پڑی۔ دادا جان اللہ تعالیٰ کے فضل سے تن و توش میں مضبوط تھے اور قد آور بھی تھے۔ اواخر میں قد خم کی کیفیت نمایاں ہو رہی تھی مگر کسی بات میں محتاج نہیں تھے۔ سارا وقت صحن میں چارپائی پر بیٹھے یا لیٹے قرآن پڑھتے رہتے۔ موت بھی دبے پاؤں آئی کسی لمبی مرض کا شکار نہیں ہوئے۔

☆…………☆…………☆

ریاکاری نہ ہو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''سعدی کہتا ہے۔

کلید در دوزخ است آں نماز
کہ در چشمہ مردم گزاری دراز

ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جاوے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانے کے فقراء خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنا ظاہر کرتے ہیں مگر دراصل وہ خدا کے لئے نہیں کرتے بلکہ مخلوق کے واسطے کرتے ہیں……ایسا ہی اپنی عبادتوں کو ظاہر کرنے کے لئے عجیب عجیب راہیں اختیار کرتے ہیں مثلاً روزے کے ظاہر کرنے کے واسطے وہ کسی کے ہاں کھانے کے وقت پہنچتے ہیں اور وہ کھانے کے لئے اصرار کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ آپ کھایئے میں نہیں کھاؤں گا مجھے کچھ عذر ہے اس فقرے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ مجھے روزہ ہے اس طرح پر حالات ان کے لکھے ہیں پس دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لئے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہو سکتا اس زمانے میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہو رہی ہے ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے عبادت، عبادات اور صدقات سب ریاکاری کے واسطے ہو رہے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 391)

☆…………☆…………☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119482 میں عاصمہ مشتاق

بنت حاجی مشتاق احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 46، گلی نمبر 3 رچنا ٹاؤن ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عاصمہ مشتاق گواہ شد نمبر 1۔ اشفاق احمد ولد حاجی مشتاق احمد گواہ شد نمبر 2۔ آفاق احمد ولد حاجی مشتاق احمد۔

مسل نمبر 119483 میں راشدہ انعام

بنت انعام اللہ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 مئی 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ راشدہ انعام گواہ شد نمبر 1۔ انعام اللہ ولد غلام نبی گواہ شد نمبر 2۔ غلام اللہ ولد غلام نبی

مسل نمبر 119484 میں یاسر رحمٰن

ولد مبشر احمد قوم آرائیں پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کچی آبادی ریلوے کالونی سلطانپورہ ضلع لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر رحمان گواہ شد نمبر 1۔ مبشر احمد ولد محمد احمد گواہ شد نمبر 2۔ خرم شہزاد ولد محمود احمد

مسل نمبر 119485 میں عائشہ ندا ڈار

زوجہ نصر اللہ ڈار قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 1 گلی نمبر 13-B سلطان پورہ ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اگست 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ روپے (2) زیور طلائی 4.5 تولے 1 لاکھ 20 ہزار روپے (3) نقد رقم ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ عائشہ ندا ڈار گواہ شد نمبر 1۔ نصر اللہ ڈار ولد اکرام اللہ ڈار گواہ شد نمبر 2۔ مرزا اسلام احمد شمس ولد غلام احمد

مسل نمبر 119486 میں صالحہ ڈار

زوجہ اکرام اللہ ڈار قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 1 گلی نمبر 13-B سلطان پورہ ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 نومبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی 4 تولے مالیتی 38 ہزار (2) حق مہر 5 ہزار روپے (3) نقد رقم 2 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 6500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ صالحہ ڈار گواہ شد نمبر 1۔ مرزا اسلام شمس ولد غلام احمد گواہ شد نمبر 2۔ نصر اللہ ولد اکرام اللہ ڈار

مسل نمبر 119487 میں چوہدری شفیق احمد

ولد احمد دین قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4A ماڈل ٹاؤن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 2 مرلہ واقع بوستان کالونی لاہور مالیتی 2 لاکھ روپے (2) مکان 2.5 مرلہ واقع چونگی امر سندھو لاہور مالیتی 4 لاکھ روپے (3) مکان 3.5 مرلہ واقع خالد ٹاؤن لاہور مالیتی 3 لاکھ 50 ہزار روپے (4) پلاٹ 2 عدد 5.5 مرلہ واقع چونگی امر سدھو لاہور مالیتی 6 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 1 لاکھ 20 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔ چوہدری شفیق احمد گواہ شد نمبر 1۔ افتخار احمد خان ولد مختار احمد حیدر خان گواہ شد نمبر 2۔ محمد آصف ولد شریف احمد

مسل نمبر 119488 میں ارشاد بیگم

زوجہ شفیق احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اکتوبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 2.5 مرلہ واقع جناح کالونی لاہور مالیتی 2 لاکھ 50 ہزار روپے (2) زیور 3 تولہ (3) حق مہر 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2500 روپے ماہوار بصورت کرایہ دکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ارشاد بیگم گواہ شد نمبر 1۔ رشید احمد طاہر ولد چوہدری عبدالحمید بٹ گواہ شد نمبر 2۔ شفیق احمد ولد چوہدری احمد دین

مسل نمبر 119489 میں محی الدین شان الحق

ولد سردار ناصر الدین محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30-E ماڈل ٹاؤن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 مئی 2012ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محی الدین شان الحق گواہ شد نمبر 1۔ نادی احمد ولد منیر احمد زاہد گواہ شد نمبر 2۔ عبدالعلی حیی ولد عبدالحی

مسل نمبر 119490 میں قمر احمد

ولد شفیق احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 4 بلاک A ماڈل ٹاؤن لاہور ضلع وملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمر احمد گواہ شد نمبر 1۔ نادی احمد ولد منیر زاہد گواہ شد نمبر 2۔ عبدالعلی حییؔ ولد عبدالحیؔ

مسل نمبر 119491 میں صائمہ خالق

بنت مرزا عبدالخالق بیگ قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور ضلع وملک بہاولپور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ستمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ صائمہ خالق گواہ شد نمبر 1۔ مرزا عبدالخالق بیگ ولد مرزا رشید بیگ گواہ شد نمبر 2۔ محمد اقبال ولد محمد رفیق

مسل نمبر 119492 میں ظہیر احمد چیمہ

ولد نذیر احمد قوم جٹ پیشہ زراعت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجو چک ضلع وملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80 ہزار روپے سالانہ بصورت کاشتکاری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظہیر احمد چیمہ گواہ شد نمبر 1۔ فضل احمد ناز ولد سردار خاں گواہ شد نمبر 2۔ قدیر احمد شاہد ولد شرافت احمد

مسل نمبر 119493 میں ثمینہ کوثر

زوجہ وحید احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلی نمبر 1 محلّہ فاروق ٹاؤن چک 7/JB ضلع وملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 جنوری 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) انگوٹھیاں 0.5 تولہ مالیتی 25 ہزار روپے (2) حق مہر 3 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثمینہ کوثر گواہ شد نمبر 1۔ مرزا محمد اکرم ولد مرزا جھنڈے خان گواہ شد نمبر 2۔ مرزا عبدالمجید ولد مرزا تاج دین

مسل نمبر 119494 میں اقراء علم

زوجہ قاسم علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 33 دھاروالی ضلع وملک ننکانہ صاحب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 دسمبر 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار روپے (2) زیور طلائی 5 تولہ 2 لاکھ 15 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ اقراء علم گواہ شد نمبر 1۔ محمود احمد خالد ولد محمد علی گواہ شد نمبر 2۔ قاسم علی ولد محمد صادق

مکرم قائد صاحب تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان

رمضان المبارک اور قرآن کریم

رمضان اور قرآن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اس مہینہ میں تمام انصار بھائیوں کو قرآن کریم کا کم ازکم ایک دور مکمل کرنا چاہئے۔اسی طرح عہدیداران قرآن کلاسز اور ناظرہ و ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے بھی اس ماہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ ذیل میں قرآن اور رمضان کے حوالے سے چند احکامات و ارشادات پیش خدمت ہیں:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے۔(وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے۔اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔(ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں۔

(البقرہ:186)

قرآن کریم کی اس آیت سے قرآن اور رمضان کا گہرا رشتہ معلوم ہوتا ہے۔رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔پس ان دونوں کا رشتہ مسلّم ہے اور احادیث میں ان دونوں کے گہرے روابط اور فضائل کے بارہ کئی روایات موجود ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان میں آنحضور ﷺ کو قرآن کا دور کرواتے تھے اور آپؐ کے آخری رمضان میں دومرتبہ دور کروایا۔اس سنت کو جاری رکھتے ہوئے ہمیں کم ازکم رمضان میں ایک دور قرآن مکمل کرنا چاہئے۔

آنحضورؐ نے فرمایا۔روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔روزے کہیں گے۔اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے پینے اور خواہشات سے روکا، پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آنحضورؐ نے فرمایا۔ان دونوں یعنی روزے اور قرآن کی سفارش قبول کی جائیگی۔

(مسند احمد حدیث نمبر 6337)

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں...اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکے گی'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 386)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''رمضان کے مہینہ میں دعاؤں کی کثرت، تدریس قرآن، قیام رمضان کا ضروری خیال رکھنا چاہئے......یادرکھو اسی مہینہ میں ہی قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا تھا اور قرآن مجید لوگوں کیلئے ہدایت اور نور ہے اسی کی ہدایت کے بموجب عمل درآمد کرنا چاہئے۔'' (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 307)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیان فرماتے ہیں:

''ابتدائے نزول قرآن بھی رمضان کے مہینہ میں ہوا اور پھر ہر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا جبریل دوبارہ نازل ہوکر اسے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔اس روایت کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 395)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبرائیلؑ ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرتؐ کے ساتھ مل کر دہراتے تھے۔اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اس کا ادراک پیدا ہو اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔معرفت حاصل ہو۔'' (خطبات مسرور جلد اول صفحہ 441)

حضور انور ایدہ اللہ خطبہ جمعہ 20/اگست 2010ء میں فرماتے ہیں:

''پس مومنین کا فرض ہے کہ اس روشن تعلیم اور ہدایت سے پُر جامع کتاب قرآن کو جو حق و باطل میں فرق کرتی ہے اس مہینے میں جو رمضان کا مہینہ کہلاتا ہے، جو روحانیت میں ترقی کا مہینہ کہلاتا ہے، جس میں روزے رکھ کر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس میں ایک مومن اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس میں قرآن کریم کو اپنے سامنے رکھو کہ یہ تمہارا رہنما ہے۔اس مہینے میں اس پر غور کرو۔اس کی تلاوت پر جہاں زور دو وہاں اس کے احکامات پر غور کرتے ہوئے اپنی ہدایت کے سامان پیدا کرو......پس روزے کی اہمیت اس وقت ہے جب قرآن کی اہمیت ہو۔اس کی تعلیم کی اہمیت ہو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔پس اللہ تعالیٰ نے ان دنوں میں تزکیہ نفس پر زور دینے کو اہمیت دی ہے جس کا پتہ بھی ہمیں قرآن کریم سے چلتا ہے۔ جب یہ حالت ایک مومن کی ہو گی تب وہ اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرسکتا ہے''

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 427)

آنحضورؐ نے حضرت علی کو قرآن کریم کے فیوض سے حصہ پانے کے لئے ایک دعا سکھلائی اس کا ترجمہ یہ ہے۔

''اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کیلئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔آمین۔

(ترمذی کتاب الدعوت حدیث نمبر 3493)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

☆☆............☆............☆☆

بقیہ از صفحہ 2 سوال و جواب۔خطبات امام

ج: فرمایا! اس کشف میں آپ کی جماعت کو بھی توجہ دلائی گئی ہے نئی زمین اور نئے آسمان بنانے ہیں۔ اس لئے اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی جماعت کا حصہ بن کر آپ کی بیعت میں آ کر ہم کیا کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کریں۔ کیا رفقاء نے جو (دین حق) کی حقیقی تعلیم اپنائی اور اس کا اظہار کر کے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا وہ معیار ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر اور تبدیلی پیدا ہوگئی ہے کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ تو بالکل بدل گئے ہیں۔ انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے۔پس ہم نے اگر اس بات کی دلیل دینی ہے حضرت مسیح موعود نے کس طرح نئی زمینیں اور نیا آسمان بنایا تو اس کا سب سے بڑا ثبوت ہماری ذات ہونی چاہئے۔ توحید کا قیام ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے میں ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف ہماری توجہ رہنی چاہئے۔ہم صرف اعتقادی لحاظ سے حضرت مسیح موعود کو ماننے والے نہ ہوں بلکہ عملی تبدیلیاں بھی ہمارے اندر نظر آئیں اور جیسا کہ میں نے کہا لوگ کہیں کہ یہ تو کوئی بالکل اور انسان ہوگیا۔

س: پہلے انبیاء اور بزرگوں اور مذاہب کی صداقت کی بابت حضرت مسیح موعود نے کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے چودہ سو سال بعد ایسی باتیں بتائیں جو موجود تھیں لیکن لوگوں کو ان کا علم نہ تھا یا صحیح فہم نہ تھا مثلاً تمام مذاہب کی صداقت۔آپ نے بتایا کہ وہ پیشوا جس کے لاکھوں کروڑوں پیرو ہوں اور پھر ایک لمبا عرصہ ماننے والے اس پیشوا سے ہدایت حاصل کرتے رہے ہوں اس کے پاس ضرور صداقت ہوتی ہے۔ بیشک بعد میں ان کی تعلیم میں تحریف ہوگئی اور وہ مذہب اپنی اصلی حالت میں نہ رہا جس طرح بدھ ہیں زرتشت ہیں کرشن ہیں اپنے اپنے زمانے کے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور صداقت کے حامل تھے۔

س: دنیا کی دعا سے غفلت کی بابت حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شئے قرار دیا جاتا ہے... یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 521)

س: حضرت مسیح موعود نے شیطان سے روحانی جنگ کی بابت کیا فرمایا ہے اور حضور انور نے اس بارہ میں جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ'' یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے۔شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر (دین حق) کے قلعے پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ (دین حق) کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 16)

پس اس روحانی لڑائی کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی روحانیت کے نئے زمین و آسمان پیدا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا جو یہ فرمایا ہے کہ شیطان کو شکست دینے کے کے لئے اس سلسلے کو قائم کیا ہے۔اپنے ہر ماننے والے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ روحانیت میں ترقی کر کے شیطان کا مقابلہ کرے۔

پتہ درکار ہے

۞ مکرم اسامہ احمد ناصر صاحب ابن مکرم شکیل ریاض احمد صاحب وصیت نمبر 108803 نے مورخہ 28 جنوری 2014ء کو طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصی صاحب کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

6جولائی2015ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	Roots To Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:00 am	درس القرآن
3:30 am	پاک پیغمبرؐ اور رمضان المبارک
4:05 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	درس رمضان المبارک
5:50 am	تلاوت قرآن کریم
6:35 am	پاک پیغمبرؐ اور رمضان المبارک
7:30 am	تلاوت قرآن کریم
8:30 am	سیمینار۔سیرت النبی ﷺ
9:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3جولائی 2015ء
10:25 am	پاک پیغمبرؐ اور رمضان المبارک
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	رمضان المبارک۔درس حدیث
12:10 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
12:30 pm	الترتیل
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت رسول اللہؐ
2:05 pm	طب وصحت
2:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13مارچ 2015ء (انڈونیشن سروس)
3:45 pm	درس ملفوظات
4:00 pm	درس القرآن 17مئی 1986ء
5:25 pm	قرآن سب سے اچھا
6:05 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	رمضان المبارک۔درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
6:55 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سیرت رسول اللہؐ
8:30 pm	طب وصحت
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	صومالیہ سروس
11:55 pm	سیرت رسول اللہؐ

7جولائی2015ء

12:25 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	رمضان المبارک۔درس حدیث
1:45 am	قرآن سب سے اچھا
2:20 am	درس القرآن
3:45 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	درس القرآن
7:45 am	تلاوت قرآن کریم
8:40 am	درس ملفوظات
8:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 18ستمبر 2009ء
9:50 am	سیرت رسول اللہؐ
10:20 am	قرآن سب سے اچھا
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:50 am	درس رمضان المبارک
12:30 pm	حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات مبارکہ
1:00 pm	آواز دوستیکھیں
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	درس القرآن 18مئی 1986ء
5:30 pm	حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات مبارکہ
6:05 pm	تلاوت قرآن کریم
6:20 pm	درس رمضان المبارک
6:35 pm	یسرنا القرآن
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	رمضان المبارک۔دینی وفقہی مسائل

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے

31/55 دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ

0333-6718085

Bonanza

شلوار قمیص بوائز نیکر شرٹ

350, 250, 200

گرلز سوٹ 20 تا 40 سائز بے شمار ورائٹی

رینبو فیشن

ریلوے روڈ ربوہ: 6214377

بائیوبس کی رفتار کا نیا ریکارڈ

برطانوی کمپنی ریڈنگ بسز (Reading Buses) نے گائے کے گوبر سے دوڑنے والی ''بس ہونڈ'' (Bus Hound) کو 123.57 کلومیٹر فی گھنٹہ کی غیر معمولی رفتار سے دوڑانے کا کامیاب تجربہ کیا۔ گائے کی کھال کی طرح سیاہ اور سفید پینٹنگ والی اس بس میں پٹرول اور ڈیزل کی جگہ گائے کے گوبر کو استعمال کیا گیا ہے۔ بس کی چھت پر 7 بڑے ٹینک لگائے گئے ہیں اور ان ٹینکوں میں گائے کا گوبر بھرا جاتا ہے جسے 'ان ایروبک ڈائجی سشن' کے عمل سے گزارا جاتا ہے اور اس طرح بائیوگیس پیدا ہوتی ہے اور بعد میں اس گیس کو پریشر کے ذریعے مائع میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ماحولیاتی ماہرین نے اسے اہم پیشرفت قرار دیتے ہوئے ماحول دوست قرار دیا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 22مئی 2015ء)

اوقات کار رمضان المبارک

صبح 9:30 بجے تا 4 بجے شام

FB ہومیوسنٹر فار کرانک ڈیزیز

طارق مارکیٹ ربوہ Cell:03007705078

نوٹ: وقت لے کر تشریف لائیں۔

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں

انصاف کلاتھ ہاؤس

Men, Women, Kids

ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

ربوہ میں سحروافطار 4جولائی

انتہائے سحر	3:28
طلوع آفتاب	5:05
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4جولائی2015ء

7:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3جولائی 2015ء
9:25 am	راہ ہدیٰ
1:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3جولائی 2015ء
3:55 pm	درس القرآن 10مئی 1986ء
6:15 pm	درس رمضان المبارک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
9:05 pm	نور مصطفویؐ
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3جولائی 2015ء (عربی ترجمہ)

عید فیسٹیول

ربوہ میں پہلی مرتبہ، تمام برانڈ کی لان

گل احمد، کھاڈی، نشاط

الکرم، ثناء سفی ناز، عاصم جوفہ، کریسنٹ،

جوبلی، H.S.Y، ڈیزائنر لان پرنٹ

نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک

رابطہ نمبر: 0333-9793375

تاج نیلام گھر

ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔مثلاً فرنیچر، کراکری، A-C، فریج،

کارپٹ، جوسر، گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ

رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ

فون: 047-6212633

0321-4710021,0337-6207895

FR-10

خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل 0300-6451011

ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی ملتان روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388

ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیاء شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528

ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)

چشمہ فیض

مطب حمید کا مشہور دواخانہ

ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com

سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com